66017 ۔ امام کا صف کے آگے اور وسط میں کھڑا ہونا سنت ہے

سوال

امام کے پیچھے صفیں کیسے بنائی جائیں، کیا اس کے دائیں طرف سے یا کہ درمیان سے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنت یہ ہے کہ امام صف آگے اور وسط میں کھڑا ہو، اور امام کے پیچھے مباشرتا صف شروع کی جائے، اور پھر دائیں بائیں صف کو پورا کیا جائے، لیکن اگر دائیں طرف کچھ صف زیادہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" امام کو وسط میں رکھو، اور خالی جگہ پر کرو "

سنن ابو داود حديث نمبر (681).

فیض القدیر میں مناوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یعنی: امام کو صف کے درمیان میں رکھو تا کہ اس کے دائیں بائیں والے سب قرب اور سماعت کا حصہ حاصل کر سکیں" انتہی.

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور کچھ دوسری صحیح احادیث بھی آئی ہیں جن کا ظاہر اس ضعیف حدیث کی دلالت پر دال ہے کہ امام صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو گا.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عتبان بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں آئے اور فرمانے لگے:

" تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں ؟

وہ کہتے ہیں: میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (424) صحیح مسلم حدیث نمبر (33).

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ کو کھانے کی دعوت دی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا اور فرمانے لگے:

" اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں "

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے میں اور ایک یتیم بچے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور ہمارے پیچھے بڑھیا نے صف بنائی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں اور پھر چلے گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (380) صحیح مسلم حدیث نمبر (33).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی عنہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور وضوء کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر کے کھڑا کر دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3014).

حدیث کے الفاظ: " ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی "

اور " میں نے اور ایک یتیم بچے نے ان کے پیچھے صف بنائی "

اور " حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا"

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ کے بالکل پیچھے تھے، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے آگے اور وسط میں تھے.

شوکانی رحمہ اللہ تعالی عنہ نے " السیل الجرار " میں کہا ہے:

" دو اور دو سے زيادہ امام كى سمت ميں اس كے پيچھے كھڑے ہونگے.

كہ وہ دونوں اس كى سمت ميں ہونے كا معنى يہ ہے كہ وہ امام كے پيچھے كھڑے ہوں، اور اگر وہ دونوں امام كى سمت ميں نہيں بلكہ ايك سائڈ ميں كھڑے ہوں تو وہ اس كے پيچھے نہيں كھڑے ہوئے " انتہى.

ديكھيں: السيل الجرار (1 / 261).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں كہتے ہيں:

" اور مستحب يہ ہے كہ امام صف كے آگے وسط ميں كھڑا ہو، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" امام كو وسط ميں ركھو، اور خالى جگہ پر كرو "

اسے ابو داود نے روايت كيا ہے.

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ (2 / 27).

اور امام نووى رحمہ اللہ تعالى " المجموع " ميں كہتے ہيں:

" ہمارے اصحاب وغيرہ پہلى صف كے استحباب اور اس كے ابھارنے متفق ہيں، اس سلسلے ميں بہت سى صحيح احاديث وارد ہيں، اور امام كے دائيں طرف كھڑے ہونے كے استحباب اور صفوں ميں خالى جگہ پر كرنے، اور پہلے اگلى صفوں كو پورا كرنے كے بعد پھر دوسرى صف بنانے پر متفق ہيں.

پہلى صف مكمل ہونے سے پہلے دوسرى صف بنانى مشروع نہيں، اور صف كو برابر كرنے كے استحباب كى بنا پر صف سے نہ تو كوئى شخص اپنا سينہ آگے نكالے، اور نہ ہى وہ دوسروں سے پيچھے كھڑا ہو، اور امام كو صف كے درميان كھڑا كرنا اور اس كے پيچھے دونوں طرف صف برابر كرنا مستحب ہے " انتہى.

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 192).

اور الموسوعة الفقهية ميں ہے:

" صف كے آداب ميں شامل ہے كہ خالى جگہيں پر كى جائيں، اور پہلى صف مكمل ہونے سے قبل دوسرى صف شروع نہ كى جائے، اور اگر صف ميں وسعت ہو تو صف ميں داخل ہونے والے كے ليے جگہ بنائى جائے، اور امام صف كے وسط ميں اور مقتدى اس كے پيچھے كھڑے ہوں " انتہى.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (27 / 37).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

صفوف کی برابری میں ہے کہ: صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل ہے، لیکن یہ مطلقا نہیں؛ جیسا کہ پہلی صف میں ہے، اس لیے کہ اگر یہ مطلقا ہو جیسا کہ پہلی صف میں ہے؛ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: " پہلے صف کا دایاں حصہ مکمل کرو " جیسا کہ فرمایا: " پہلے پہلی صف مکمل کرو، اور پھر اس کے بعد والی "

اور جب یہ مشروع نہیں کہ دائیں طرف مکمل ہونے سے قبل بائیں طرف نہ کھڑا ہوا جائے، تو ہم شریعت کے اصول کو دیکھتے ہیں کہ بائیں جانب کے متعلق کیا ہے ؟

ہم دیکھتے ہیں کہ اگر دایاں اور بایاں حصہ برابر ہو یا پھر تقریبا برابر ہو تو اس حالت میں صف کا بایاں حصہ افضل ہو گا، جیسے دائیں جانب پانچ افراد ہوں اور بائیں جانب بھی پانچ اور گیاروان شخص آئے تو ہم اسے کہینگے کہ دائیں جانب کھڑے ہو کیونکہ برابر ہونے کی صورت میں دائیں طرف افضل ہے، یا تقریبا برابر ہونے کی صورت میں بھی، کہ صف کے دائیں اور بائیں طرف میں کوئی فرق واضح نہ ہوتا ہو.

لیکن دوری کی صورت میں بلا شک بائیں طرف امام کے قریب ہونا دائیں طرف دور ہونے سے افضل ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ: شروع میں یہ مشروع تھا کہ تین افراد ہونے کی شکل میں امام ان کے درمیان کھڑا ہو، یعنی دونوں افراد کے مابین، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ دائیں طرف مطلقا افضل نہیں؛ کیونکہ اگر یہ مطلقا افضل ہوتی تو پھر دونوں افراد امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا افضل تھا، لیکن مشروع یہ تھا کہ ایک شخص امام کے دائیں اور ایک بائیں کھڑا ہو تا کہ امام درمیان میں کھڑا ہو، اور دونوں طرفوں میں کوئی ظلم نہ ہو" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 10).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا امام کے پیچھے صف دائیں طرف سے شروع کي جائیگی یا کہ امام کے پیچھے سے ؟

اور کیا دائیں بائیں صف میں توازن برقرار رکھنا مشروع ہے، کہ یہ کہا جائے صف برابر کرو، جیسا کہ بہت سے آئمہ کرام کرتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صف امام کے بالکل پیچھے وسط سے شروع کی جائیگی، اور ہر صف کا دایاں حصہ افضل ہے، واجب یہ ہے کہ

پہلی صف مکمل ہونے کے بعد ہی دوسری صف بنانی شروع کی جائے، اور دائیں طرف لوگ زیادہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اسے برابر کرانے کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ اس کا حکم دینا خلاف سنت ہے.

لیکن دوسری صف اس وقت نہیں بنانی چاہیے جب تك پہلی صف مکمل نہ ہو جائے، اور نہ ہی تیسری صف حتی کہ دوسری صف مکمل ہو جائے اور باقی صفیں بھی اسی طرح شروع کی جائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم ثابت ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (12 / 205).

واللہ اعلم .